# استفتاء

کیافرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ : حنفی مذہب کے مطابق گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ **بینواوتوجروا**

المستفتی۔احمد حسن، کوشامبی

۲۰،جمادی الاول ۱۴۴۵ھ

## الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حنفی مذہب میں صحت جمعہ کے لئے مصر (شہر) یا فنائے مصر (توابع شہر) شرط ہے،اور شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں متعدد گلی کوچے دوامی بازار ہوں اور وہ جگہ ضلع یا پرگنہ ہو جس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں حاکم رہتا ہو جو اپنی شوکت و حشمت سے ظالم سے مظلوم کا انصاف لے سکے۔

حدیث شریف کی مشہور کتاب مصنف عبد الرزاق میں ہے:

**عبد الرزاق عن ابن جريج قال قلت لعطاء ما القرية الجامعة؟ قال ذات الجماعة والامير والقاضي ودور المجتمعة غير المفترقة، الآخذ بعضها ببعض كهيئة جدة**

حضرت ابن جریج رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطابن ابی رباح سے پوچھا کی جامعہ قریہ کون سا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جس میں جماعت، امیر، قاضی اور متعدد کوچے اس میں ملے جلے ہوں جس طرح جدہ ہے۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد ۳، صفحہ ۱۱۶، رقم الحدیث۔ ۵۲۳۵، مطبوعہ دار التأصیل قاھرۃ)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃاللہ علیہ رقم طراز ہیں:

صحیح تعریف شہر کی یہ ہے کہ وہ آبادی جس میں متعدد کوچے ہوں دوامی بازار ہوں نہ وہ جسے پیٹھ کہتے ہیں اور وہ پرگنہ ہے کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور اس میں کوئی حاکم مقدمات رعایا فیصل کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت و شوکت اس قابل ہو کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے جہاں یہ تعریف صادق ہو وہی شہر ہے اور وہیں جمعہ جائز ہے ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی ظاہر الروایہ ہے۔ **کما فی الھدایۃ والخانیۃ والظھیریۃ والخلاصۃ والعنایۃ والدر المختار والھندیۃ وغیرھا**

(فتاویٰ رضویہ جدید، جلد 8، باب الجمعہ، صفحہ 275)

لہذا معلوم ہوا کہ دیہات میں جمعہ کی نماز جائز نہیں ہے کیونکہ صحت جمعہ کے لئے شہر یا فنائے شہر شرط ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

**خمسةٌ لا جُمُعةَ عليهم: المرأةُ والمُسافِرُ والعبدُ والصَّبيُّ وأهلُ الباديَةِ**

یعنی۔ پانچ وہ شخص ہیں جن پر جمعہ نہیں ''عورت، مسافر، غلام، گاؤں والے اور بچے''

**(الطبرانی، المعجم الأوسط (۱/۷۲) • أخرجه الدارقطنی فی ((غرائب مالك)) كما فی ((لسان الميزان)) لابن حجر (۱/۵۰)، وأخرجه الديلمی فی ((الفردوس)) بعد حديث (۲٦۱۵) باختلاف يسير**

حدیث شریف کی مشہور کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

**حدثنا عباد بن العوام عن حجاج عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال: لا جمعة ولا تشريق ولا صلاة فطر ولا اضحیٰ الافي مصر جامع او مدينة عظيمة (اسناده صحيح)**

حضرت حارث رضی اللہ تعالی عنہ حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین فاتح خیبر جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ، تکبیر تشریق، نماز عید و نماز بقرہ عید صرف مصر جامع یا بڑے شہر میں ہے'' (اس حدیث کی سند صحیح ہے)

(مصنف ابن ابی شیبہ ،رقم الحدیث۵۰۹۹ ، جلد۴، صفحہ ۴٦ ، مطبوعہ دار القبلة جدة)

اسی میں ہے:

**حدثنا ابوبکر قال حدثنا جریر عن منصور عن طلحة عن سعد بن عبیدة عن ابي عبد الرحمن قال: قال علي: لا جمعة ولا تشریق الا في مصر جامع**

حضرت ابو عبدالرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمایا:

جمعہ اور تکبیر تشریق صرف مصر جامع میں ہے۔

(مصنف ابن ابي شیبه ،رقم الحدیث ۵۰۹۸ ، جلد۴،صفحه۴۵، مطبوعه دار القبلة جدة)

اسی میں ہے:

**حدثنا ابن ادریس عن هشام عن الحسن ومحمد انهما قالا الجمعة في الامصار۔**

حضرت ہشام قدس سرہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد رحمۃ اللہ علیہما نے فرمایا جمعہ شہروں میں ہے۔

(مصنف ابن ابي شیبه ،رقم الحدیث ۵۱۰۱ ،جلد۴،صفحه۴۶، مطبوعه دار القبلة جدة)

اسی میں ہے:

**حدثنا عباد بن العوام عن عمر بن عامر عن حماد عن ابراهیم عن حذیفة قال لیس علی اهل القری جمعة انما الجمعة علی اهل الامصار مثل المدائن**

حضرت ابراہیم رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”دیہات والوں پر جمعہ واجب نہیں جمعہ تو شہر والوں پر واجب ہے، جیسے کہ مدائن“

(مصنف ابن ابي شيبه رقم الحديث ۵۱۰۰، جلد ۴، صفحه ۴۶، مطبوعه دار القبلة جدة)

مصنف عبدالرزاق میں ہے۔

**عبد الرزاق عن الثوري عن زبيد عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال لا جمعة ولا تشريق الا في مصر جامع وكان يعد الامصار البصرة والكوفة والمدينة والبحرين ومصر والشام والجزيرة وربما قال اليمن واليمامة۔**

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

”جمعہ اور تکبیر تشریق صرف مصر جامع میں ہے، اور وہ بصرہ، کوفہ، مدینہ منورہ، بحرین، مصر، شام اور جزیرہ کو شمار کرتے تھے، بعض اوقات انہوں نے یمن اور یمامہ کا بھی نام لیا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، جلد ۳، صفحه ۱۱۵، رقم الحديث۔ ۵۲۳۳، مطبوعه دار التأصيل قاهرة)

اور اسی میں ہے:

**عبد الرزاق عن معمر عن ابي اسحاق عن الحارث عن علي قال: لا جمعة ولا تشريق الا في مصر جامع۔**

حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین فاتح خیبر جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

"جمعہ اور تکبیر تشریق صرف مصر جامع میں ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، جلد ۳، صفحہ ۱۱۵، رقم الحدیث ۵۲۲۱، مطبوعہ دار التأصیل قاہرۃ)

نیز یہ حدیث ان کتب میں بھی مذکور ہے۔

(كنز العمال ،جلد ٨ ، حديث ٢٣٣١٠ , حرف اللام،دار الكتب العلميه بيروت ،(البيهقي حديث (٥٨٢٣)، المجموع للنووي (٤٨٨/٤)، خلاصة الأحكام للنووي (٧٦٥/٢) • البدر المنير (٥٩١/٤)،المغني لابن قدامة (٢٠٨/٣)،التلخيص الحبير (٥٦٤/٢), مسند ابن الجعد حديث(٢٩٩٠),ذخيرة الحفاظ (٢٦٤٧/٥), فتح الباري لابن حجر (٥٣٠/٢)،تخريج شرح السنة (٢١٩/٤)،تخريج الكشاف (٢٣/٤)،نصب الراية (١٩٥/٢),الدراية تخريج أحاديث الهداية (٢١٤/١)،الكامل في الضعفاء (٤٦٩/١)،تخريج مشكل الآثار (٣/ ١٨٩)،شرح البخاري لابن الملقن (٤٣٩/٧),علل الدارقطني (٤٨٩)،الخلافيات للبيهقي (٢٧٤٦))

بخاری، مسلم، ابو داؤد اور صحیح ابن حبان وغیرہ میں ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

**كانَ النّاسُ يَنْتابُونَ يَومَ الجُمُعَةِ مِن مَنازِلِهِمْ والعَوالِيّ.**

یعنی۔اہل عوالی (مدینہ کے قریب کی جگہوں کا نام) باریاں مقرر کر کے جمعہ میں شریک ہونے کے لئے مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے۔

( صحيح بخاري شريف (رقم الحديث ۹۰۲) • ( صحيح م سلم شريف (رقم الحديث ۸٤۷)، سنن أبي داود شريف (رقم الحديث ۱۰٥٥)،صحيح ابن حبان (رقم الحديث ۱۲۳۷)،صحيح ابن خزيمة (۳/ ۲۳٦)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر چھوٹی بستیوں اور گاؤں میں جمعہ جائز ہوتا تو ان کو باریاں مقرر کر کے مدینہ آنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ وہ عوالی میں ہی جمعہ قائم کر سکتے تھے۔

- ## سراج الامة حضرت امام اعظم ابو حنیفة نعمان بن ثابت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کا فتوی

**الأصل المعروف بالمبسوط للشيباني** میں ہے:

**قلت أَرَأَيْت الْجُمُعَة هَل تجب على أهل السوَاد وَأهل الْجبَال قَالَ لَا تجب الْجُمُعَة إِلَّا على أهل الْأَمْصَار والمدائن قلت أَرَأَيْت قوما من أهل السوَاد اجْتَمعُوا فِي مَسْجدهمْ فَخَطب لَهُم بَعضهم ثمَّ صلى بهم الْجُمُعَة قَالَ لَا تجزيهم صلَاتهم وَعَلَيْهِم أَن يُعِيدُوا الظّهْر"**

(حضرت امام محمد رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ) میں نے (حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) عرض کی کہ جمعہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا جمعہ گاؤں کے رہنے والوں اور پہاڑ میں بسنے والوں پر فرض ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ جمعہ تو صرف

شہر والوں پر فرض ہے۔ میں نے کہا ان دیہات میں بسنے والے لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی مسجد میں جمع ہوں اور کوئی ان کے سامنے خطبہ دے اور ان کو جمعہ کی نماز پڑھائے کیا ان کے لیے یہ جمعہ کی نماز کافی ہوگی؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا ان کا جمعہ نہیں ہوا ان پر لازم ہے کہ ظہر کی نماز دہرائیں (یعنی ان پر ظہر کی نماز پڑھنا فرض ہے)

(الأصل المعروف بالمبسوط للشيباني، جلد ۱، صفحه ۳۶۵، مطبوعه ادارة القرآن و العلوم الاسلامية۔ كراتشي)

## • ائمہ احناف کا فتویٰ

کتاب المبسوط لشمس الدین السرخسی میں ہے:

**اما المصر فهو شرط عندنا**

رہا مصر تو وہ ہمارے نزدیک (صحت جمعہ) کے لئے شرط ہے

(کتاب المبسوط لشمس الدین السرخسی، جلد ۲، صفحہ ۲۳ مطبوعہ دار المعرفة بیروت)

## • حضرت امام ابوالحسن احمد بن محمد قدوری قدس سرہ العزیز کا فتوی

حضرت امام قدوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

**لا تصح الجمعة الا فی مصر جامع او مصلی المصر ولا تجوز فی القریٰ**

جمعہ صحیح نہیں مگر شہر جامع میں یا فنائے شہر میں، اور جمعہ گاؤں میں جائز نہیں۔

(مختصر القدوری فی الفقہ الحنفی، باب صلوۃ الجمعۃ، جلد۱، صفحہ ۳۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

- ## صاحب ہدایہ حضرت علامہ شیخ برہان الدین ابو الحسن مرغینانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فتویٰ

امام الفقہاء سید العلماء حضرت علامہ امام برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

**لاتصح الجمعة الافي مصر جامع اوفي مصلي المصر ولاتجوز في القرىٰ۔**

یعنی۔جمعہ صرف مصر یا فنائے مصر میں صحیح ہے اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔

(الہدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی، باب صلوٰۃ الجمعۃ، جلد ۱، صفحہ ۸۲، مطبوعہ دار احیأء التراث العربی۔بیروت)

- ## صاحب فتح القدیر حضرت علامہ شیخ کمال الدین ابن الھمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

حضرت علامہ شیخ کمال الدین ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

**لاتصح الجمعة إلافي مصر جامع, أوفي مصلى المصر, ولاتجوز في القرى**

یعنی۔جمعہ صرف مصر یا فنائے مصر میں صحیح ہے اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔

(فتح القدیر للکمال ابن الہمام، باب صلوٰۃ الجمعۃ، جلد ۲، صفحہ ۵۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

## • عہد سلطان محی الدین اورنگزیب عالم گیری کے مفتیان کرام کا فتویٰ

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

**ومن لا تجب عليهم الجمعة من أهل القرى والبوادي لهم أن يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة بأذان وإقامة**

گاؤں اور جنگلوں کے رہنے والے جن پر جمعہ واجب نہیں وہ جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز جماعت سے اذان واقامت کے ساتھ پڑھیں۔

(الفتاوی الہندیہ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۴۵، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

## • حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

**في الجواهر لو صلوا في القرىٰ لزمهم اداء الظهر۔**

جواہر میں ہے کہ اگر مسلمانوں نے دیہات میں جمعہ پڑھ لیا تو انہیں ظہر پڑھ لینا ضروری اور فرض ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، باب الجمعة، جلد ۲، صفحه ۱۳۸، مطبوعه دار الفکر بیروت)

## • حضرت علامه شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ محمد شیخ زاده رحمة الله علیه کا فتویٰ

حضرت علامہ شیخ عبد الرحمٰن بن شیخ محمد بن سلیمان شیخ زادہ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں:

**لاتجوز في المفاوزة ولا في القریٰ۔**

یعنی۔ بیابان اور گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، باب صلاۃ الجمعة، جلد ۱، صفحه ۲۴۵، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

## • حضرت علامه طاهر بن عبدالرشید بخاری حنفی رحمة الله تعالی علیه فتویٰ

حضرت علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرائط جمعہ شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

**ومنها المصر حتی لم یجب علی اهل القری ولا یجب بعرفات**

یعنی۔ جمعہ کی ایک شرط مصر ہے یہاں تک کہ گاؤں والوں پر واجب نہیں اور عرفات میں بھی واجب نہیں۔

(خلاصة الفتاوی، جلد اول، صفحه ۲۰۷)

## • حضرت علامہ علاؤالدین ابوبکر مسعود کاسانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

حضرت علامہ علاؤالدین ابو بکر مسعود کاسانی حنفی رحمۃاللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں:

**وکذا لا یصح اداء الجمعة الا في المصر وتوابعه فلا تجب على اهل القرية التي ليست من توابع مصر۔**

یعنی۔یوں ہی جمعہ کی نماز مصر، توابع مصر ہی میں ادا کرنا صحیح ہے لہذا توابع مصر کے علاوہ گاؤں کے باشندوں پر جمعہ واجب نہیں (اوراس میں نماز جمعہ ادا کرنا صحیح نہیں)۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، فصل بیان شرائط الجمعة، جلد ۱، صفحہ ۲۵۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

## • حضرت علامہ ابن نجیم مصری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

حضرت علامہ زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم مصری حنفی رحمۃاللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

**اي شرط صحتها ان تودى في مصر حتى لا تصح في قرية ولا مفازة**

یعنی۔صحت جمعہ کی شرط یہ ہے کہ مصر میں ادا کی جائے حتی کہ گاؤں اور بیابان میں جمعہ صحیح نہیں۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد ۱، صفحہ ۲۱۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

## • عاشق رسول اکرم ﷺ حضرت علامہ جامی کا فتویٰ

فنافی الرسول حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں؛

**جائز نیست نماز در دیه**

یعنی۔ دیہات میں نماز جمعہ جائز نہیں

(شرح مختصر القدوری، فارسی صفحہ ۱۲۳)

## • فقیہ النفس حضرت امام قاضی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

فقیہ النفس حضرت امام قاضی خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں:

**من لا يجب عليهم الجمعة من اهل القرى والبوادي لهم ان يصلوا الظهر بجماعة يوم الجمعة باذان وإقامة**

یعنی۔ جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں یعنی گاؤں دیہات والے ان پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن بھی ظہر باجماعت اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

(فتاوی قاضی خان، باب صلاۃ الجمعة، جلد ۱، صفحہ ۸۶، مطبوعہ بیروت)

## • اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

" دیہات میں جمعہ پڑھنا خود ناجائز ہے، **في الدر المختار تكره تحريما لانه اشتغال بما لا يصح لان مصر شرط الصحة** پھر اس کے سبب جماعت ظہر ترک ہونا دوسرا گناہ اور ہر گناہ قابل مواخذہ اور اگر ظہر نہ پڑھی جب تو خود نماز فرض معاذ اللہ عمداً ترک کی، فرض ظہر کا ذمہ پر باقی رہ جانا کیا کوئی ہلکی بات ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ 682)

## • حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔"

(بہار شریعت، حصہ چہارم، مسئلہ نمبر ۵۵، صفحہ ۷۷۴، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

## • حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ کا فتویٰ

شہزادہ و جانشین اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خان علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

"دیہات میں جمعہ و عیدین نہ فرض نہ اس کی ادا جائز و صحیح، بلکہ پڑھنے والے متعدد گناہوں کے مرتکب ہوں گے یہی ہے ظاہر الروایہ اور ہمارا مذہب اور مفتی کو مذہب سے عدول ناجائز و اتباع قول و مصحح وراجح واجب ہے۔"

(فتاوی حامدیہ صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ دہلی)

- ## حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ کا فتویٰ

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"دیہات میں جمعہ پڑھنا مذہب حنفی میں ہر گز جائز نہیں مگر عوام پڑھتے ہیں اور منع کرنے سے باز نہ آئیں گے فتنہ برپا کریں گے تو ان کو اتنا ہی کہنا ہوگا کہ بھائیوں ظہر کی چار رکعت بھی پڑھو کہ تم پر ظہر ہی فرض ہے جمعہ پڑھنے سے تمہارے ذمے سے وہ ظہر ساقط نہ ہوئی وہ فرض ظہر بھی جماعت ہی سے پڑھنے کو کہا جائے کہ بے عذر ترک جماعت گناہ ہے۔"

(فتاوی مصطفویہ کامل صفحہ ۲۳۱)

## • حضور اجمل العلماء علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضور اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد اجمل قادری رضوی قدس فرماتے ہیں:

”حنفیہ کے نزدیک گاؤں میں جمعہ واجب نہیں حدیث شریف میں ہے جس کو طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا:

**خمسةٌ لا جمعةَ علیھمُ: المرأةُ، والمسافرُ، والعبدُ، والصبيُّ، وأھلُ البادیةِ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وہ شخص ہیں جن پر جمعہ نہیں عورت، مسافر، غلام، گاؤں والے اور بچے۔

پھر دوسرے صفحے پر فرماتے ہیں جس گاؤں میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے تو بہ لحاظ مصالح دینی کے اسے بند نہ کیا جائے گا **کما فصلناہ فی فتاونا** لیکن ان لوگوں کو فرض ظہر پڑھنا ضروری ہے۔“

(فتاوی اجملیہ جلد دوم صفحہ ۲۲۲،۲۲۳)

## • حضور فقیہ ملت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فتویٰ

فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

"دیہات میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے ظہر کی فرض نماز ساقط نہیں ہوتی لہذا دوسرے یوم کی طرح جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز باجماعت پڑھنا واجب ہے۔ واللہ تعالی ورسولہ الاعلی اعلم"

( فتاوی فیض الرسول جلد اول صفحہ ۴۰۶)

## • حضور تاج الشریعہ قدس سرہٗ کا فتویٰ

حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمارے مذہب حنفی میں دیہات میں جمعہ صحیح نہیں ہمارے یہاں صحت جمعہ کے لیے شہر یا فنائے شہر شرط ہے۔"

(فتاوی تاج الشریعہ، جلد چہارم، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ والعیدین صفحہ ۲۰۲)

## • حضور بحر العلوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

حضور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

'دیہات میں جمعہ جائز نہیں حدیث شریف میں ہے **لا جمعة ولا تشريق الا في مصر جامع** لہذا آپ لوگ جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز باجماعت ادا کریں۔'

(فتاوی بحر العلوم جلد اول صفحہ ۴۸۷)

## • حضرت علامہ قاضی عبدالرحیم علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم صاحب علیہ الرحمہ سابق مفتی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف تحریر فرماتے ہیں:

”جو جگہ گاؤں دیہات ہے وہاں ظہر ہی فرض ہے وہاں کے لیے یہ حکم ہے کہ اگر پہلے سے جمعہ ہوتا آیا ہے تو بند نہ کیا جائے اور بعد میں چار فرض باجماعت ادا کریں ظہر نہیں پڑھیں گے تو فرض ظہر ذمے سے ساقط نہ ہوگا اور سخت گناہ گار ہوں گے۔“

(فتاوی مرکزی دارالافتاء بریلی شریف صفحہ ۱۱۲)

## • حضرت علامہ مفتی محمد فضل کریم حامدی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فتویٰ

حضرت علامہ مفتی محمد فضل کریم حامدی رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

’دیہات میں جمعہ بالاتفاق ائمہ حنفیہ رضی اللہ عنہم ممنوع و ناجائز ہے پھر چند سطور کے بعد فرماتے ہیں جس دیہات میں ہمیشہ سے جمعہ ہوتا آیا ہے اسے بند کرنا بھی مناسب نہیں اس لیے کہ لوگ کسی طرح خدا کی یاد تو کر لیتے ہیں مگر اس کے بعد نماز ظہر بنیت فرض ضرور ادا کریں کہ اس نماز جمعہ سے نماز ظہر ساقط نہیں ہوئی۔‘

(فتاوی شرعیہ، جلد اول، صفحہ ۳۴۹)

## • حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی رحمۃاللہ علیہ کا فتویٰ

حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اشرفی سابق مفتی و شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد فرماتے ہیں:

بڑا گاؤں ہو یا چھوٹا خواہ اس کی آبادی زیادہ ہو یا کم جہاں کوئی ایسا حاکم افسر نہیں رہتا جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے اور حدود شرعیہ قائم کرنے کی قدرت رکھتا ہو و مقام مصر یا فنائے مصر نہیں بلکہ گاؤں ہی ہے اس گاؤں میں جمہور احناف کے قول صحیح و مفتی بہ پر جمعہ کی نماز کا قائم کرنا صحیح وہ درست نہیں بلکہ ناجائز و ناروا ہے ایسے گاؤں میں جمعہ کی نماز ادا ہی نہیں ہوتی بلکہ نفل مکروہ ہوتی ہے اس سے ظاہر ہوا کہ گاؤں میں جمعہ کے نماز پڑھ لینے سے فرض ظہر ساقط نہیں ہوتا

پھر چند سطور کے بعد لکھتے ہیں

لیکن علمائے کرام اور فقہائے عظام رضی اللہ تعالی عنہم نے بعض مصالح دینیہ کی بنا پر یہ فرمایا ہے کہ دیہات اور گاؤں میں اگر کہیں نماز جمعہ قدیم سے رائج ہو تو اسے بند نہ کیا جائے نہ روکا جائے تاکہ عوام کو نماز کی جانب سے بے رغبتی نہ ہو لیکن وہاں پر چار رکعت فرض ظہر پڑھنے کا بھی ضرور حکم کیا جائے

(فتاوی جامعہ نعیمیہ مراد آباد، معروف بہ حبیب الفتاوی، جلد اول، صفحہ ۵۳۲)

## • حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی صاحب کا فتویٰ

حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی مفتی دار العلوم علیمیہ جمداشاہی بستی فرماتے ہیں:

فقہ حنفی میں دیہات والوں پر اور دنوں کی طرح جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز فرض ہے اور باجماعت پڑھنے کا حکم ہے

(فتاوی علیمیہ، جلد اول، صفحہ ۲۷۵)

## فتاوی مرکز تربیت افتاء میں ھے:

یہ صحیح ہے کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز ناجائز ہے۔

اس فتوے پر مفتی نظام الدین رضوی برکاتی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ اور مفتی محمد ابرار احمد امجدی برکاتی کی تصدیق بھی موجود ہے۔

(فتاوی مرکز تربیت افتاء، جلد اول، صفحہ ۳۲۱)

❖ **خلاصہ** یہ کہ دیہات میں جمعہ صحیح نہیں مگر جس گاؤں میں جمعہ ہوتا آیا ہے بند نہ کیا جائے تاکہ عوام کے اندر نماز سے بے رغبتی پیدا نہ ہو جائے، مگر دو رکعت رسمی جمعہ (بنیت نفل) پڑھنے کے بعد چار رکعت ظہر کی فرض جماعت سے ادا کریں اس کے بعد دو رکعت

سنت ظہر کی نیت سے پڑھیں اس کے بعد دو نفل یعنی دیہات میں دو رکعت رسمی جمعہ کے علاوہ ظہر پڑھنے کا طریقہ جو عام دنوں میں ہے وہی طریقہ جمعہ کے دن بھی ہے۔ جیسا کہ حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

''مگر جہاں عوام پہلے سے (جمعہ) پڑھتے ہیں آئیں ہوں انہیں منع نہ کیا جائے کہ آخر خدا کا نام لیتے ہیں اور اس دن دیہات والوں پر ظہر فرض ہے جو جمعہ پڑھ لینے سے سر سے نہ اترے گا لہذا بعد جمعہ چار رکعت باجماعت بنیت فرض ظہر پڑھ لیں تو بری الذمہ ہو جائیں گے۔''

(فتاوی تاج الشریعہ، جلد چہارم، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ والعیدین، صفحہ ۲۰۴)

**نوٹ**۔ ہم نے تقریبا ہر صدی کا فتویٰ نقل کر دیا ہے کہ حنفی مذہب میں دیہات میں جمعہ جائز نہیں ہاں جہاں ہوتا آرہا ہے بند نہ کیا جائے مگر ظہر باجماعت ضرور پڑھیں اس کے باوجود بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ پہلے علماء نے یہ مسئلہ کیوں نہیں بتایا کل کے مولوی نیا نیا مسئلہ بتاتے ہیں یہ کیسا سفید جھوٹ ہے کیونکہ ہم نے اس فتویٰ میں وہی نقل کیا ہے جو پہلے کے علماء نے نقل فرمایا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا۔ رہا بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ **نادر الروایہ** کی بعض متأخرین نے تصحیح کی ہے لہذا اس پر عمل ہونا چاہئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بعض متأخرین نے تصحیح کی ہے اور بعض

نے نہیں کی، لہٰذا اختلاف ہو گیا اور جب تصحیح میں اختلاف ہو جائے تو **ظاہر الروایہ** کی طرف لوٹ جانا واجب ہے جیسا کہ البحر الرائق میں ہے:

**فاختلف التصحیح کما تری فوجب الفحص عن ظاہر الروایۃ والرجوع الیھا**

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، جلد ۲ صفحہ ۴۳۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، شرح عقود رسم المفتی صفحہ ۱۵۳، مطبوعہ مرکز البحوث الاسلامیۃ استنبول، فتاوی رضویہ جدید، جلد ۸ صفحہ ۲۷۴)۔ **واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

**کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــه**

**احوج الناس الی حبیب الرحمان محمد میاں قادری صدیقی مرکزی**

**دار العلوم خادم صفی، گوارہ طیب پور، کوشامبی، اترپردیش، الھند**

**۷/ جمادی الثانی ۱۴۴۵ھ**